صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 20 ستمبر 2016ء بمطابق 17 ذی الحجہ 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَأَمَّا مَن طَغَیٰO وَءَاثَرَ الْحَیَوٰۃَ الدُّنْیَاO فَإِنَّ الْجَحِیمَ هِیَ الْمَأْوَیٰO وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوَیٰO فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَأْوَیٰ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

(ترجمہ): تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔

وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ رب الشرح لی صدری و یسرلی امری وحلل عقدۃ من لسانی یفقہو قولی۔ We will start with Questions and Answers session. Question No. 3681, Janab Muhammad Ali Sahib, please read the Question.

جناب محمد علی: کوئسچن خو زما نشته میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 3681، محمد علی۔

جناب محمد علی: دلته چې کومه ایجنډا ده په دیکښې خو نشته میډم، میډم! دا افسوس خبره خو دا ده چې د ایجنډې نه زه خبر نه یمه، ما خو کټلی نه دے، ما ته خوئے اوس راکړو نو زه به څه شے کوئسچن وایمه او زه به په دیکښې د ډیپارټمنټ نه څه تپوس اوکړم یا ما ته د څه علم دے چې په دې کوئسچن کښې څه دی؟ چې ایجنډا ما ته اوس راکوی، ډیره د افسوس خبره ده میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب! سیکرټری صاحب وائی چې مونږه پرون تقسیم کړې وه خو وائی چې محمد علی صاحب نه وو، نو پکار ده چې نن محمد علی صاحب راغلے وے چې وختی مو ورله ورکړې وے چې مونږ په سیټونو ورله ایښے وے، In future, please، زما ټول د اسمبلئ سټاف ته ریکویسټ دے چې دا کوم ممبر چې نه وی نو هغه به تاسو د دوئ په سیټ ایږدئ، دوئ به پخپله راځی ګوری به ئے، Because to find them is very difficult کنه، ګرځیدل خو ورپسې ګرانه وی، څه خیر دے You carry on، تا ته کوئسچن خو به یاد وی کنه۔

جناب محمد علی: دا خو اوس راغے، دا خو به زه اوس اوګورمه کنه، خو چې زه پرون نه وومه نو دوه بجې دلته ایجنډا Distribute شوی ده، دوه ګهنټې مخکښې نو پکار خو دا ده چې دوه ګهنټې مخکښې خو زه راغلے ووم دلته خو نه وو۔

Madam Deputy Speaker: You are very right.

جناب محمد علی: تاسو میډم! که د بل کوئسچن مؤور ته موقع ورکړئ، زه به دا سټډی کړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه، Okay, you are very right and in future زه سټاف ته ویمه چې Please it shouldn't happen again. Second Question, janab Sheeraz Khan, Sheeraz Khan, lapsed. Janab Muhammad Fakhar-e-Azam Khan, please read your Question number.

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ میڈم سپیکر، کوسچن نمبر-----

ایک رکن: شیراز خان راغلو، شیراز خان پہنچ گئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بیا وایه۔

جناب فخر اعظم وزیر: بنه۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر! یہ میرا سوال ہے---

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry هغه خو Lapse شو، چلیں اوکے، ٹائم دے دیتی ہوں لیکن پلیز آپ تھوڑا ٹائم پہ آیا کریں۔ Janab Sheeraz Khan, please read your Question number.

جناب محمد شیراز: شکریہ میڈم سپیکر، کوسچن نمبر3716۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 3716 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ MCR-2005 کی منظوری، تجدید اور انتقال لیز کی منظوری کے لئے طریقہ وضع کیا گیا ہے، جس کی تجدید اور انتقال لیز کے لئے کمیٹی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لیز کرومائیٹ نمبر 2008/(33) بمقام چارسدہ بنام محمد آیاز لیز ہولڈر کے لیز حقوق (Lease rights) کی تجدید اور انتقال لیز بنام جلال کو MCR قانون کے مطابق دی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ تجدید اور انتقال لیز کا فیصلہ مذکورہ کمیٹی نے ایک ہی میٹنگ میں بنام جلال کیا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محمد آیاز کی لیز نیلامی کے لئے موزوں نہ تھی اور محکمہ نے نیلامی کے لئے کوئی تجویز نہیں دی تھی؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کمیٹی میں ممبران کی تعداد اور محکموں کے نام بتائے جائیں؛

(ii) آیا کمیٹی نے اس سے پہلے ایک ہی میٹنگ میں تجدید اور انتقال لیز کے فیصلے کئے ہیں، اگر کئے ہیں تو ان کے نام اور تجدید، انتقال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں، خیبر پختونخوا MCR-2005 میں تجدید اور انتقال لیز کی منظوری کے لئے طریقہ کار وضع ہے، اس کے لئے حکومت نے مائنز کمیٹی قائم کی ہے۔

(ب) متعلقہ تمام ریکارڈ احتساب کمیشن کے پاس ہے، محکمہ اس سلسلے میں درست تفصیل مہیا کرنے سے قاصر ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) (i) مائنز کمیٹی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرل	چیئرمین
2۔	ڈپٹی سیکرٹری محکمہ معدنیات	ممبر
3۔	ڈپٹی سیکرٹری محکمہ فنانس	ممبر
4۔	ڈپٹی سیکرٹری محکمہ جنگلات	ممبر
5۔	ایڈیشنل ڈائریکٹر نیب پشاور	ممبر
6۔	ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن یا اس کا نمائندہ	ممبر
7۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر منرل	سیکرٹری/ممبر مائنز کمیٹی

(ii) جیسا کہ (ب) میں جواب درج ہے۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میرا کوسچن تھا، اس میں "الف" کا جواب تو ٹھیک ہے لیکن جو "ب" جز ہے، اس میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ متعلقہ تمام ریکارڈ احتساب کمیشن کے پاس ہے، محکمہ اس سلسلے میں درست تفصیل مہیا کرنے سے قاصر ہے۔ میڈم سپیکر، آج سے تین مہینے پہلے چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں میڈم! منسٹر صاحبہ کی موجودگی میں ان سے یہ گزارش کی گئی تھی کہ احتساب کمیشن نے جو ریکارڈ لیا ہے، اس میں کم از کم ایک سال ہو گیا تھا، تو اس نے ابھی تک وہ جو ریکارڈ لے گیا وہ

واپس نہیں کیا ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج تک وہ ریکارڈ واپس نہیں کیا، حالانکہ جو ریکارڈ لے جاتے ہوں، وہ واپس کرنا ہوگا۔ جو موجودہ نیا آرڈیننس ہے، اس میں ایک ماہ کی مدت ہے لیکن ایک سال سے وہاں ریکارڈ پڑا ہوا ہے لیکن اس کی واپسی نہیں ہوئی ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس ایوان کو، اس ہاؤس کو نظرانداز کیا جاتا ہے اور آخر کیوں اس کو جو حقائق ہیں، وہ مہیا نہیں کئے جاتے؟ تو میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ اس ایوان کو صورتحال سے آگاہ کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم! جواب تو اس کا دیدیا ہے لیکن جو شیر از خان صاحب نے پوائنٹ اٹھایا ہے، میں بالکل ان کی بات کو سپورٹ کرتی ہوں، یہ حقیقت ہے، اصولاً تو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ یہ احتساب کمیشن جب کوئی ریکارڈ لیکر جاتے ہیں تو ان کو کم از کم وہ واپس Provide کر دینا چاہیئے اور ایک اتنا عرصہ اور یہ بالکل صحیح ہے، سٹینڈنگ کمیٹی منرل ڈیویلپمنٹ جب یہ ہوئی، اس میں ہم نے یہ پوائنٹ اٹھایا لیکن چونکہ ہم احتساب کمیشن کے معاملات میں Interfere نہیں کرتے اور نہ ہم کرنے کے مجاز ہیں، اس لئے This is not my place کہ میں ان پہ یہ زور لگاؤں کہ ہم نے ان سے ریکویسٹ کی اور باقاعدہ یہ بھی کہا کہ آپ ہمیں ان کی فوٹوکاپی دے دیں، اگر آپ اوریجنل ریکارڈ چاہتے ہیں اور ہمیں یہ بہت سے مسائل کا سامنا ہوتا ہے لیکن چونکہ ان کے کیس کی Investigation جاری ہے اور کیس جب تک Under investigation ہے وہ فی الحال ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے ریکارڈ نہیں دیا، تو It is upto the Chair اگر آپ کوئی رولنگ دے سکتی ہیں یا دینا چاہتی ہیں تو That can be done لیکن یہ میں بالکل اس بات کے ساتھ ہوں کہ جو معزز ایوان ہے اور جو ہمارے معزز اراکین ہیں، ان کے سوالات آپ اگر ویسے Hear say کی بنیاد پہ یا اپنی Memory کے حساب سے جواب دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں لیکن کل یہ بات پھر یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس پہ کوئی Facts صحیح نہ ہوں تو اس لئے ڈیپارٹمنٹ Authentic جواب دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ریکارڈ کو سامنے رکھ کے ان سوالات کا جواب دے، تو اس لئے ہم خود بھی اس معاملے میں، یہ ہمارے لئے بھی ایک مسئلہ ہے اور اس بات پہ چونکہ ہماری Interference نہیں ہے، We can not say any thing۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! میری تو Suggestion یہ ہوگی کہ اگر آپ ان کو لکھیں احتساب کمیشن کو کہ یہ Because کوسچن اٹھایا گیا ہے اسمبلی میں، تو Let us see کہ ان کا Response کیا آتا ہے تو اس کے بعد ہم Decide کریں گے کہ کیا کرنا ہے۔

وزیر معدنیات: Madam! I will instruct my department کہ یہ ایک دفعہ پھر اب آپ کی ڈائرکشن کے تحت دوبارہ یہ ایک دفعہ کر لیں گے لیکن یہ کئی دفعہ Repeatedly بلکہ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے یہ بھی Specially کہا ہے کہ آپ جو ریکارڈ وہ لیکر گئے ہیں، ان کی فوٹو کاپی لے آئیں تا کہ ہمارے دفتر کا کام چلتا رہے اور وہ اپنی Investigation بھی جاری رکھیں لیکن For some reasons, best known to the Commission وہ چیز بھی نہیں ہوئی اور اس میں سے بہت سارا ریکارڈ، کچھ ریکارڈ ہمیں واپس بھی آیا ہے جس میں ان کی Investigation complete ہے، لیکن اس کیس میں جو کہ ہمارے معزز رکن اسمبلی نے کیا ہے، وہ ریکارڈ ابھی تک ہمارے پاس واپس نہیں آیا، can again write to them کہ ڈیپارٹمنٹ اس معاملے میں ایک مرتبہ پھر پیشرفت کرے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں جی، انیسہ بی بی، جب Write کریں I think Secretary Social Welfare is sitting here, no sorry, not Social Welfare آپ کا تو اس کا ہے۔۔۔

Minister for Mines and Mineral: Ji, You have rightly pointed out, he has the additional charge of Secretary Social Welfare. He is the Secretary Mineral Development

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تو آپ جب لکھیں گے تو وہ ریفرنس دینگے اسمبلی کا۔

وزیر معدنیات: جی بالکل۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اسمبلی میں کوسچن آیا ہے، ان کا نام باقاعدہ لکھیں And then lets us see what he says؟ شیراز صاحب یہ ٹھیک ہے، شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میڈم! میں تو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے لیکن دوسری طرف میں ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ایک عام آدمی نے، جس کا نام کفایت علی ہے، اس نے 10-6-2016 کو ایک Application دی، 2013ء، آر ٹی آئی کے تحت اس کو ریکارڈ مہیا کیا گیا ہے، میرے پاس یہ ریکارڈ موجود ہے، یہاں پہ محکمہ غلط بیانی کر رہا ہے کہ ہمارے پاس

ریکارڈ نہیں ہے۔ میں آخر اس حکومت سے، اس ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آخر کونسی وجوہات ہیں کہ ان باتوں کو اس ایوان سے پوشیدہ رکھا جارہا ہے؟ میں جناب میڈم سپیکر، آپ کو اس کی یہ کاپی دے رہا ہوں کہ انہوں نے مجھے، میرا یہ کوئسچن چھ ماہ Suffer ہوا ہے، مجھے یا اس ایوان کو یہ حقائق بتانے سے انکاری ہے لیکن عام آدمی کو انہوں نے دیا ہے، یہ آپ لے لیں، یہ اس کے ساتھ اس کا لیٹر بھی ہے کفایت علی کا، تو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: یہ لیٹر لے لیں ذرا۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب محمد شیراز</u>: یہ بڑے افسوس کی بات ہے، تو میڈم! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ رولنگ دیں اور میرا یہ جو کوئسچن ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: انیسہ بی بی۔

<u>Minister for Mines and Minerals</u>: Ji, Mam.
<u>Madam Deputy Speaker</u>: Respond to what he said,

کہ یہ کسی کو لیٹر آیا ہوا ہے۔

<u>وزیر معدنیات</u>: میڈم! میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ہے، اگر یہ ایسی کوئی چیز ہے تو یہ میرے ساتھ شیئر کر لیتے بجائے اس کے کہ یہاں پہ، بہر حال ابھی آپ کے ساتھ شیئر کیا ہے تو I will be in a better position اگر میں اس کو دیکھ لوں گی۔ کیا یہ Relevant specifically اسی Matter کیساتھ ہے یا کوئی اور Matter ہے؟ اس میں مجھے نہیں پتہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شیراز خان، اگر اس طرح کریں کہ انیسہ بی بی، میں اور آپ بیٹھ جائیں، اس کے بعد یہ لیٹر ذرا ڈسکس کر لیں۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: میڈم! میری تو ریکویسٹ ہے، اگر اس کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے اور ادھر ہم سب بیٹھ کر اس پر تفصیل۔۔۔۔۔

<u>Minister for Mines and Minerals</u>: If he want to meet to just go through it.
<u>Madam Deputy Speaker</u>: Now you want.

وزیر معدنیات: اگر آپ دیدیں تو میں یہ بھی دیکھ لونگی، آپ کو بتا سکوں گی کہ یہ Specifically اسی کے ساتھ ہے، یہ اگلے سوال کے متعلق ہے نا۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sheeraz Kan! If you agree، ہم Next Question پہ چلے جاتے ہیں، ابھی انیسہ بی بی یہ پڑھ کے پھر، یا انیسہ بی بی آپ پڑھ لیں خیر ہے، Its okay، یہ پڑھ لیں ذرا۔

وزیر معدنیات: میڈم! یہ جو Basically جواب ہے، اگر آپ خود دیکھ لیں، یہ بنیادی طور پر نوشہرہ کے حوالے سے ہے اور حاجی یعقوب کی لیز کے حوالے سے ہے جو Letter write کیا ہے ڈسٹرکٹ نوشہرہ میں، شیراز خان صاحب نے جو سوال کیا ہے، وہ اگر آپ کے سامنے پڑا ہے تو وہ Basically محمد آیاز لیز ہولڈر کے Lease rights کے حوالے سے ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ یہ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک ہی سوال ہے؟

Madam Deputy Speaker: Sheeraz Khan, please through the Chair, بتادیں، ہاں۔

Mr. Muhammad Sheeraz: Second page, application number two, three and four.

Madam Deputy Speaker: Three and four, date of renewal transfer of the said lease.

Mr. Muhammad Sheeraz.: Date of renewal of transfer of the said lease-----

Madam Deputy Speaker: Chromite number 3/ 2008 with the same address of person and company firm.

Mr. Muhammad Sheeraz: Three.

وزیر معدنیات: میڈم! انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ لیز کرومائیٹ نمبر تھری/2008 بمقام چارسدہ بنام محمد آیاز لیز ہولڈر کی لیز Approve کی تجدید اور انتقال لیز بنام جلال کو ایم سی آر کے قانون کے مطابق دی گئی ہے اور یہاں پر انہوں نے جواب دیا ہوا ہے:

"Date of renewal/transfer of the said lease chromite with the name and address of the person, company firm. Date of renewal to M. Jalal for landi mining shop number three. Parvez Khattak Plaza, Cavalry road, Nowshera Cantt."

تو ایک ریکارڈ آپ کے پاس ہے اور ساتھ جوان کے باقی سوال ہیں کہ تجدید اور انتقال مذکورہ فائل ایک ہی میٹنگ میں بنام جلال کیا گیا ہے، یہ جی Actually ان کا سوال ہے، صرف اگر اس حد تک ہوتا تو شاید یہ جو ڈیٹیل ان کے پاس ہے کہ کب، وہ تو ایک علیحدہ رجسٹر ہے اور پھر ساتھ یہ بھی ہے کہ کیا محمد آیاز کی لیز نیلامی کے لیے موزوں تھی یا نہ تھی؟ اور محکمہ نے نیلامی کے لیے کوئی تجویز نہیں دی تھی، یہ سب ریکارڈ کا حصہ ہے، Which is not part of this answer but میں یہ Investigation کر لیتی ہوں اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ اس Matter کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ وہ سامنے اور ڈیپارٹمنٹ ان کو Explain کر دیں، I have no objection۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 3716, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Fakhr-e-Azam Khan, Question number?

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم زما کوئسچن دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 3778 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سونامی بلین ٹریز پراجیکٹ کے تحت کتنے درخت کن کن اضلاع میں لگائے گئے اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) بلین ٹریز ایفارسٹیشن پراجیکٹ کے تحت صوبے بھر میں محکمہ جنگلات کے درجہ ذیل 28 فارسٹ ڈویژنوں کے ذریعے درج ذیل پودے لگائے اور تقسیم کیے جا چکے ہیں، ابھی تک اکثر مقامات میں لگائے گئے پودہ جات کی کامیابی کی شرح 80% سے زیادہ ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فارسٹ ڈویژن کا نام	لگائے گئے پودوں کی تعداد (ملین)
1	پشاور فارسٹ ڈویژن	5.770

5.627	مردان فارسٹ ڈویژن	2
3.584	کوہاٹ فارسٹ ڈویژن	3
3.141	بنوں فارسٹ ڈویژن	4
4.234	ڈی آئی خان فارسٹ ڈویژن	5
2.641	گلیز فارسٹ ڈویژن	6
3.317	ہری پور فارسٹ ڈویژن	7
2.572	ہزارہ ٹرائبل فارسٹ ڈویژن	8
2.736	کاغان فارسٹ ڈویژن	9
3.321	داوڑ واٹر شیڈ فارسٹ ڈویژن	10
3.927	کنہار واٹر شیڈ فارسٹ ڈویژن	11
4.072	انہار واٹر شیڈ فارسٹ ڈویژن	12
6.521	بونیر واٹر شیڈ فارسٹ ڈویژن	13
3.963	کوہستان واٹر شیڈ فارسٹ ڈویژن	14
0.279	اپر کوہستان فارسٹ ڈویژن	15
0.585	لوئر کوہستان فارسٹ ڈویژن	16
2.159	سرن فارسٹ ڈویژن	17
1.933	اگر در تناول فارسٹ ڈویژن	18
2.689	تورغر فارسٹ ڈویژن	19
3.285	اپر دیر فارسٹ ڈویژن	20
3.897	لوئر دیر فارسٹ ڈویژن	21
1.967	بونیر فارسٹ ڈویژن	22
3.958	الپوری فارسٹ ڈویژن	23

24	سوات فارسٹ ڈویژن	5.189
25	کالام فارسٹ ڈویژن	1.958
26	دیر کوہستان فارسٹ ڈویژن	1.421
27	ملاکنڈ فارسٹ ڈویژن	9.188
28	چترال فارسٹ ڈویژن	1.947

جناب فخر اعظم وزیر: سونامی بلین ٹریز پراجیکٹ کے تحت کتنے درخت کن کن اضلاع میں لگائے گئے ہیں اوران کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟ میډم سپیکر! دا تفصیلات ئے ماته راکړی دی د ټولو اضلاع کنه، خو خبره دا ده چې Actually دا سونامی چې کوم ټریز پراجیکټ دے، دا خو لکه ښه Step دے خو تر اوسه پورې مونږه ته په ګراونډ باندې څه ښکاری نه، درخت مرخت مونږه نه وینو، خبرې ئے کیږی، فیس بک ترې ډک دے، په ټی وی باندې راځی، اخبارونو باندې راځی خو نه درخت شته، اوس ګوره بنوں کښې ئے ظاهره کړې ده تیس لاکھ، نو تیس لاکھ درخت چې کومې دی، ما خو نه دی لیدلی او بل طرف ته دا کوم چې نرسرئ دی، هغه هم درخت خرڅوی لګیا دی۔ ما دوئ ته اوویل منسټر صاحب ته مې عرض اوکړو چې تاسو په هغې باندې لږ چیک اینډ بیلنس اوساتئ ځکه چې نرسریانې ټولې چې کومې دی، دا سونامی چې کومې ټریز دی خرڅوی لګیا دی، نو It is one sort of corruption نو دلته خو روزانه بلونه راځی چې، کرپشن کی روک تھام کیلئے، کرپشن کی روک تھام کیلئے، او هلته درخت هم خرڅوی لګیا دی نو چې درخت خرڅیږی نو دا کوم کرپشن تاسو ختم کړو ځکه چې درخت خو ډیر ناچیز شے دے نو زما عرض دا وو چې لږ مونږه ته تفصیلات راکړئ، دا شے مونږه Appreciate کوؤ چې ښه خبره ده چې اوشی اوس، سر ته اورسی، ځائے ته اورسی، دا یو ښه Step دی خو نه داسې هم نه چې هلته صرف دعوې کیږی چې مونږه دومره په کروړونو دغه اولګولې درخت او هلته درخت نشته او بله خبره دا ده چې څومره پیسې دوئ ته ملاؤ شی تر اوسه پورې ددغې پراجیکټ دپاره هغه څومره پیسې اولګیدې او

څومره پیسی پاتی دی؟ نو زما دا یو کوئسچن دی چی دا هاؤس دې بریف کړی شی په دې باندې ټول۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تهینک یو میډم! چی دا کوم کوئسچن ئے کړے دے، دا کوم تفصیل ئے ورکړے دے، دیکښې میډم! نه ټانک شته او نه لکی مروت شته، حالانکه په ټانک کښې دغه ونې لګیدلی دی۔ آیا دا ډیپارټمنټ چې کله دا جواب راکوی، د دې اسمبلی ته کم از کم میډم! اول هم دلته خبره کړ وه چې جواب خو دی صحیح ورکوی۔ دا دچا قصور دے؟ مونږه منسټر صاحب ته وایو کم از کم دوه ډسټرکټس پکښې نشته، نه پکښې ټانک شته، نه پکښې لکی مروت شته، کم از کم ډیپارټمنټ ته خو دا منسټر صاحب وئیلې شی چې آیا واقعی په ټانک کښې یو هم بوټے نه دے لګیدلے، یا په لکی کښې یوهم نه دے لګیدلے، د دې Responsible څوک دے؟ مونږه ته دې منسټر صاحب دا جواب راکړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: باچا په دی باندې ډیر زیات کوئسچنز راروان دی، اته کوئسچنز۔ Okay, let him speak۔

سید محمد علی شاہ: تهینک یو میډم سپیکر، کوئسچن خو فخر اعظم او دغه خبره اوکړه جی، زما منسټر صاحب نه دا دغه دے چې کوم پرائیویټ نرسری دوئ ګورنمنټ لګولے ده جی، Per kanal چې هغه نرسرئ مالک له، پرائیویټ نرسری چې کوم ځائے ده، Per kanal څومره پیسې ګورنمنټ ورله ورکوی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو خو کوئسچن I think راروان دے کنه، دې سره Related دے۔ اوکے، فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه میډم سپیکر، ما جی په دې باندې ضمنی کوئسچن دا دے، مونږه بونیر کښې چې کوم دا بوټی لګیدلی دی جی نو د هغې مزدورانو ته تر اوسه پورې د هغې هغه اجرت او هغه پیسې نه دی ورکړلی شوی، تقریباً اته

نهه میاشتی اوشولې چې هغه خلق غریبانان در به در کیږی او هغوی چرته هغه خپله مزدوری نه ملاویږی، یوه خبره۔ دویمه خبره دا ده جی چې کوم بوټې لګولی شوی وو، زه به اوس چې کوم دے تاسو دې ځائے نه یو ټیم تشکیل کړئ، دا به بوځو هلته، هغه مړاوی شو، هغه اوچ شو، نو دا دومره لوئے اربونو روپو فنډ لګولو بیا فائده څه شوه؟

محترمه ډپټی سپیکر: *اشتیاق ارمړ صاحب*۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): میډم سپیکر! شکریه، فخر اعظم خان سوال اوکړو، زما نورو ملګرو هم سوالونه اوکړل، نو زه اول دا خبره کومه چې یره د دوئ دا خبره چې یره دا ناکام یا زمونږه دا بوټې بنکاری نه، نو زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم په دیکښې ټائم ټائم سره مقامی چې کوم ایم پی اے ګان دی، په دې زه شکریه ادا کوم د 'نون' د پیپلز پارټئ، د هر یو ایم پی اے د کومو سره چې مونږه مشترکه دا یو Joint venture کړے او په هغې کښې مونږه دغلته رسیدلی یو۔ پچیس ډسټرکٹس دی، په پچیس ډسټرکٹس کښې مونږه تر اوسه پورې څومره بوټې لګولی دی، هغه مونږه دوئ ته بنودلی دی، د هغې لسټ دې سره لګیدلے دے، چې کوم لسټ لګیدلے دے۔ دا فخراعظم خان چې کومه یوه خبره کوی چې یره ماته شک دے نو ماله ډیر افسوس راځی، زه نه وایمه جی، دا Third party Validation شوے دے۔ ډبلیو ډبلیو ایف دا وائی چې یره دا یو داسې پراجیکټ دے چې مونږه خپله نه منله خو نن په دنیا کښې دا جی World recognized یو پراجیکټ دے، په دنیا کښې چې کوم څلور Forest tiger declare شوی دی We are one of them. نو دا ددې کے پی د پاره ډیر د خوشحالئ خبره ده جی۔ زه خپل ملګری ته هم دا وایم او میډیا هم ناسته ده، زه دوئ ته هم داوایمه که چرې دوئ ما سره تلل غواړی یو ځائے او دا بوټې کتل غواړی نو زه بالکل تیار یمه او دوئ به اوګوری انشاءالله دوئ به هم خوشحالیږی دغه بوټو سره، باقی د پیسو خبره ئے اوکړه زما ملګری نو دیکښې شک نشته چې پیسی لږ لیټ شوی دی۔ چونکه زمونږه د بجټ چې کوم سلسله روانه ده، په هغې کښې تر اوسه پورې مونږ ته ریلیز نه دے شوے، انشاء الله چې ریلیز اوشی دغه مسئله به حل شی او بله خبره باچا صاحب اوکړه نو باچا صاحب ته زه وایمه چې مونږه ایک لاکھ اسی

هزار نه واخله ایک لاکھ پچاس Approximately یو یونټ ته پیسی ورکوؤ خو هغه بوټی مونږه مختلف ټائم کښې ورکوؤ، شروع کښې مونږه تقریباً 40%، بیا مختلف چې هغه بوټی لږ Rise شی، لږ لوئې شی نو مونږه هغه پیسی چې کوم دی دوئ ته په مختلف سټیجز کښې ورکوؤ؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: باچاصاحب! مائیک پلیز آن کردیں، باچاصاحب۔

<u>سید محمد علی شاہ</u>: زما عرض دا دے چې په یو یونټ باندی مونږه ایک لاکھ ستر، اسی هزار روپئ ورکوؤ جی نو هغه یو یونټ ایریا څومره ده جی، په څومره ایریا کښې دا پیسئ ورکوی؟

<u>وزیر ماحولیات</u>: مونږه جی دا ایریا چې کوم ده، دا یو کنال نه واخله تقربیاً درې کناله پورې، دوه کناله پوری دې باندې مونږ یو یونټ ورکوؤ جی۔

<u>سید محمد علی شاہ</u>: ٹھیک شو جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, Primary Question was from Fakhr-e-Azam Wazir Sahib.

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میډم سپیکر! Actually کوئسچن دا کوؤ کنه، مین کوئسچن دا خبره وه چې دوئی دا فګرز ورکړی دی، لکه بنوں کښې د تیس لاکھ نه بره شے کړے دے کنه، نو په ګراؤنډ کښې هلته څه شته نه، زما عرض دا وو چې ده دا لکه څنګه خبره اوکړه کنه چې آیا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Fazal e Ghafoor sahib, Just one minute، هغه وائی چې ما سره راشئی، میډیا ئے هم Invite کړه، تاسو ئے هم Invite کړئ، تاسو به دوئ سره، ارمړ صاحب! تاسو به دوئ سره ځئی پلیز، And you have to show it to him بنه۔ اوکے، هغه به تاسو سره ځی، دا په ریکارډ او میډیا والا به هم ځان سره بوځئ، Next one۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: یو ریکویسټ زما هم دے کنه جی، چې دومره مونږ ده سره لاړ شو، ده ته دا بوټی اوښایو، بیا به دلته دا وائی چې واقعی چې دا بوټی شته که نشته؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔

وزیر ماحولیات: او کہ بوتھی وی نو بیا د اسمبلئ پہ فلور وائی چې شته۔

جناب فخر اعظم وزیر: آؤ، بالکل بہ زہ وایم چې وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے، دا بہ وائی، Okay, Next Question is from Shaheen, Najma Shaheen, not here. Najma Shaheen, please، یہ کوئسچن اس لئے پڑھا کریں کہ Please these are being recorded یہ جو کوئسچن نمبر ہوتے ہیں تو یہ ذرا پڑھا کریں۔

* 3680 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پنڈی روڈ کوہاٹ پر جپسم اور ماربل کی فیکٹریاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان فیکٹریز کو لائسنسز جاری کئے گئے ہیں، نیز آبادی میں لائسنسز جاری کرنی کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) کوہاٹ پنڈی روڈ پر جپسم /پلاسٹک آف پیرس کی فیکٹریاں موجود ہیں۔ جن کو محکمہ ہذا کی طرف سے لائسنس جاری نہیں ہوئے۔ محکمہ صنعت و حرفت کی انڈسٹریل پالیسی 2016 کے تحت کسی بھی فیکٹری یا کارخانے کو محکمہ ہذا سے لائسنس یا این او سی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ آفس (آئی ڈی او) کوہاٹ کی رپورٹ کے مطابق پنڈی کوہاٹ روڈ پر کام کرنے والی فیکٹریاں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ القمر پلاسٹک آف پیرس فیکٹری پنڈی روڈ
2۔ جاوید ابراہیم پراچہ پلاسٹک آف پیرس فیکٹری
3۔ ناصر خان پلاسٹک آف پیرس فیکٹری
4۔ القریش پلاسٹک آف پیرس فیکٹری
5۔ جہانگیر سٹون کرش مشین کمبٹ پنڈی روڈ

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ میرا کوئسچن نمبر ہے 3680۔ یہاں ڈیپارٹمنٹ نے مجھے جواب دیا ہے کہ محکمہ صنعت و حرفت کی انڈسٹریل پالیسی 2016 کے تحت کسی بھی فیکٹری یا کارخانے کو این او سی یا لائسنس کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ جو میرا کوئسچن کیا گیا

ہے، تو یہاں پر یہ جو انڈسٹری ہے، یہ وہ جو قائم ہے تو یہ کوئی پچھلے دس بارہ سال سے یہاں پہ کام کر رہی ہے اور بغیر کسی لائسنس کے یہ چالو ہے اور اس کے علاوہ میڈم! ایک بڑی سیمنٹ فیکٹری جو کہ اسی روڈ پر قائم ہے اور یہ مسلسل زہر اگل رہے ہیں اور وہاں کی جو آبادی ہے، وہ اس سے بہت متاثر ہو رہی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Minister for industries, Ji.

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: شکریه میډم سپیکر صاحبه۔ میډم! کوئسچن کړے وو جی چې دا جپسم او د ماربلو انډسټریز چې دی نو په پنډۍ روډ باندې واقعه دی، آیا د هغوئ لائسنس دوئ له ایشو شوے دے؟ او دا ډیپارټمنټ خپل جواب ورکړے دے، فیډرل گورنمنټ چې دے نو په 1991 کښې جی، این او سی څه ته چې میډم! وائی چې لائسنس، دا Withdraw کړے دے چې انډسټریلائزیشن فروغ دپاره این او سی شرط پکښی نشته، ځکه انډسټریز ډیپارټمنټ وئیلی دی چې مونږ سره د دوئ لائسنس، دوئ له مونږ نه دے ایشو کړے، دا کارخانې لگیدلې دی، هم دغه رنگې که مونږه په دې صوبه کښې اوگورو جی نو کوم کلسټر چې د ماربل دی که هغه زمونږ دا میچنئی روډ دے که هغه زمونږه مردان دے که شبقدر دے، هم دغه رنگې مانسهره بیلټ دے، نو دا ټول چې دے جی نو دا لائسنس دوئ له، این او سی دوئ له لازمی نه دہ د انډسټری ډیپارټمنټ نه، نو ډیپارټمنټ خپل دغه متعلق جواب پوره ورکړے دے، بیا هم که د دوئ څه سپلیمنټری کوئسچن وی نو زه تیار یم دغه ته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی، جی عظمیٰ بی بی، عظمیٰ بی بی یہ سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: یس میڈم، بہت شکریہ میڈم۔ میڈم! اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ این او سی کی شرط ختم کر دی، لائسنس کی شرط ختم کر دی گئی تھی فیڈرل کی طرف سے 1991 میں، تو میڈم! کیا این او سی اور یہ سارا اسی کیٹیگری میں آتا ہے؟ اسے این او سی بھی لینے کی ضرورت نہیں ہے، اس کا تو یہ مطلب ہوا میڈم! جس کا جہاں دل چاہے کچھ کھول دے، کہیں بھی انڈسٹری لگالے، یہ تو ماحول کو خراب کرنے کی بات ہوئی، کچھ تو ان پر لگام ہو گا جو فیکٹریز کو پابند کیا جائے گا کہ وہ کہاں لگا سکتے ہیں کہاں نہیں؟ جس طرح میڈم نجمہ نے کہا کہ وہاں کے لوگوں کی صحت خراب ہو رہی ہے اور زہر

اگل رہی ہیں اور جو Residential areas میں بن رہی ہیں تو کیا ان کے لیے کوئی شرط نہیں ہے، یہ این او سی کی، نہ لائسنس کی، میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبدالکریم صاحب!

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: میډم ټهیک اوفرمائیل خو مونږ که اوګورو، زمونږ په دې وطن باندې نه د ټاؤن پلاننګ شته دے، انډسټریل سټیټس باقاعده جوړ شوی دی خو د انډسټریل سټیټ نه بهر کارخانې جوړې شوې، د هغې وجه هم دغه د فیډرل ګورنمنټ ده----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Order in the House, please دا چې شوک خبرې کوی، پلیز!

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: د فیډرل ګورنمنټ دا نوټیفیکیشن دے، نو دوئ دا خبره بالکل صحیح ده خو چې کوم انډسټریل اسټیټس زمونږه دی زیات تر خلق چې کوم ځائے کښې، اوس دا جېسم کارخانې هلته ولې تلې دی؟ غر نیزدے دے، خلق لاړل هلته کښې ټاپ کارخانې ئے اولګولې، هم دغه رنګې آبادی Move شوی نو آبادی لاړه هلته اوس هغه په داسې پوزیشن کښې دے، دا تهکال دے جی، د تهکال فرنیچر انډسټریز شپږنیم سوه کارخانے په دې تهکال کښې دننه دی او د میډم خپل دا دغه چې تاسو اوګورئی جی، دا کرش، کرشرز چې کوم زمونږه دی نو داسې ډیر کرشرز هغه آبادئ کښې دننه راغلی دی، هغه انوائرنمنټ والا هغوئ له باقاعده نوټسی ورکړی دی او اوس د هغوئ سره د دے علاج شته دے، هغوئی پرې خپل لاء Implement کوی۔ دا زه چې کومې علاقې سره تعلق ساتمه نو ما سره جخت په جهانګیری کښې ډیره لویه ماربل او د چپسو انډسټری ده او انوائرنمنټ والا راغلی دی، ډیر Seriously هغوئ سره ئے خبرې کړی دی او په هغوئ باندې چیک اینډ بیلنس او دغه کوی، مختلف Measures ورته ښودلی دی چې هغه انډسټریز والا لګیا او هغه طریقې سره دغه کوی، Mold کوی خو دا این او سی صرف دې د پاره لرے شوې ده چې یرا انډسټریلائزیشن اوشی، زمونږ صوبه کښې کارخانې نه وی د هغې د وجې نه دغه این او سی چې دے نو انډسټریز ډیپارټمنټ باندې Bound شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay thank you، پوائنټ تهیک دے چې این او سی نه اخلئی چې You are welcome in the industries، خو کریم صاحب! یو خبره ده You لړ به د انوائرونمنټ خیال ساتئی، دا به being the Special Assistant انوائرنمنټ ته۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: میډم! ما اوکړل، انوائرونمنټ والا نوټسسز ورکړی دی، هغوئ خپل چې کوم د هغوئ طریقه کار مطابق انډسټری له کوم کوم چیک پکار دے، هغوئ پرے اوس Implement کوی جی، Environment is another issue جی هغه ما سره نه ده۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much, Next Question Janab Mufti Janan Sahib, lapsed, next is from Mufti Janan Sahib, lapsed. Next Moulana Mufti Ghafoor Sahib.

* 3816 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران ماربل رائیلٹی کی شرح میں اضافہ کیا گیا تھا اور جو پہلے سے ٹینڈر شدہ رائیلٹی رقم میں اضافہ کے باعث ٹھیکہ دار کو ملی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رائیلٹی کا کچھ فیصد حصہ پیداواری علاقہ کی تعمیر و ترقی کیلئے استعمال ہوتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اضافہ سے پہلے ہر ضلع کی رائیلٹی کی کتنی رقم تھی، اضافہ کے بعد ہر ضلع میں اضافہ کے ساتھ کتنی وصولی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں، مالی سال 15-2014 کے دوران رائیلٹی کے شرح میں اضافہ کیا گیا تھا، ماربل رائیلٹی /.90 روپے فی ٹن تھی، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، بعد میں صوبائی حکومت نے ماربل رائیلٹی میں کمی کر کے /60 روپے کر دی، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، ٹینڈر شدہ رائیلٹی کی اضافی رقم ٹھیکہ میں نہیں تھی البتہ آکشن نوٹس 15-2014 میں واضح ہے کہ اگر مرکزی یا صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ٹیکس لاگو کیا گیا، رائیلٹی ریٹس زیادہ کئے گئے تو ٹھیکہ دار اضافی وصول شدہ رقم کی ادائیگی کا پابند ہوگا۔

(ب) محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا رائیلٹی وصول کرتا ہے اور یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع ہوتی ہے جو اس رقم سے علاقہ کی ترقی کیلئے کوئی خاص شرح متعین نہیں ہے۔

(ج) رائیلٹی ہر سال چھ ڈویژن کی سطح پر نیلامی کی جاتی ہے جس میں مردان، ہزارہ، ملاکنڈ، پشاور، کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان/لکی مروت شامل ہیں۔ رائیلٹی، نیلامی رقم اور اضافی رقم مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈویژن	اصل نیلامی	اضافی رقم	کل رقم
01	مردان	2,90,60,440/. روپے	4,55,41,496/. روپے	7,46,01,936/. روپے
02	ہزارہ	4,55,41,496/. روپے	8,56,19,430/. روپے	13,11,60,926/. روپے
03	ملاکنڈ	6,31,90,999/. روپے	4,95,14,322/. روپے	11,27,05,321/. روپے
04	پشاور	1,90,09,999/. روپے	2,97,91,190/. روپے	4,88,01,11,111/. روپے
05	کوہاٹ	3,01,11,111/. روپے	اضافی رقم سے نیلامی تھا	3,01,11,111/. روپے
06	ڈی آئی خان	1,52,11,000/. روپے	2,92,49,800/. روپے	4,44,60,800/. روپے
07	لکی مروت	ایضاً	ایضاً	ایضاً

صوبائی حکومت نے مورخہ 30/06/2014 کو رائیلٹی ریٹس میں اضافے کا اعلامیہ جاری کیا جبکہ مالی سال 2014-15 کی رائیلٹی نیلامی مورخہ 28&29/5/2014 کو ہو چکی تھی۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرل کو رائیلٹی ریٹس بڑھانے کا اعلامیہ مورخہ 15/7/2014 کو موصول ہوا اور اس ضمن میں رائیلٹی ریٹس نوٹیفیکیشن مورخہ 18/7/2014 کو جاری کر دیا۔ جس کے بعد مطیع اللہ خان رٹ نمبر 476-D/2014 پشاور ہائی کورٹ ڈیرہ اسماعیل خان بینچ میں دائر کر دی اور اسی طرح فرنٹیئر مائنز ایسوسی ایشن نے رٹ نمبر 614-P/2015 اور مظفر حسین رائیلٹی ٹھیکیدار ملاکنڈ ڈویژن نے بھی رٹ نمبر 72/2015 پشاور ہائی کورٹ میں دائر کر دی۔ مذکورہ کیسوں کی سماعت 1/6/2016 کو عدالت عالیہ میں ہو چکی ہے اور فیصلہ محکمہ کے حق میں صادر کر دیا گیا ہے۔ فیصلہ کی روشنی میں متعلقہ ٹھیکہ داروں سے بقایاجات کی وصولی کی جارہی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! میں جواب سے سو فیصد مطمئن ہوں لیکن میں ایک ایشورنس فلور پہ سننا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہمارے Other natural resources ہیں For example، آئیل اینڈ گیس ہے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، ہمارا اس میں جو پروڈکشن ایریا ہے اس کو ایک

خاص شرح سے رائیلٹی ملتی ہے تاکہ اس علاقے کی ڈویلپمنٹ کیلئے وہ استعمال ہو، اگر میڈم فلور پہ یہ ایشورنس دے دیں کہ وہ اس حوالے سے ضروری قانون سازی یا ضروری جو ترمیم ہو یا جو پالیسی ہو، وہ بنائیں گی تو میں مشکور رہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): تھینک یو میڈم سپیکر۔ میں Appreciate کرتی ہوں، معزز مفتی صاحب تو ویسے بھی بہت Enlightened Member ہیں I must appreciate him اور وہ جواب سے مطمئن ہوئے، یہ میرے لئے بھی باعث اطمینان ہے، یہ بالکل صحیح ہے جناب سپیکر! کہ منرلز کے جو مخصوص علاقے ہیں ان میں بونیر جو ہے اس کی ایک اپنی وہ ہے اور باقی بھی جو علاقے ہیں، Normally جو رائیلٹی ہے وہ ساری حکومت کے خزانے میں جاتی ہے اور اس ہی پیسے سے ہم اپنی اے ڈی پی اس کو Finance بھی کرتے ہیں، آئندہ آنے والے پروگرام میں بھی لیکن یہ اس کے حوالے سے جو خصوصاً ہماری جو، ہم ایکسائز ڈیوٹی چارج کرتے ہیں، وہ ہماری مکمل ویلفیئر کیلئے جاتی ہے، ان علاقوں میں جہاں پہ کام ہورہے ہیں، جہاں کان کنی ہورہی ہے تو اس حساب سے رائیلٹی کی جو اماؤنٹ ہے اس کے حوالے سے قانون سازی کرنا بنیادی طور پہ تو یہ پیسہ حکومتی خزانے میں ہی جمع ہوتا ہے اور پھر ہمیں جتنا چاہیئے ہوتا ہے، میں البتہ ان کے ساتھ اس بات پر ضرور اتفاق کروں گی کہ ہمیں ان علاقوں کی ترقی کے لیے اے ڈی پی سکیمز زیادہ کرنی چاہئیں اور میں نے اس دفعہ بھی انشاءاللہ کافی کوشش کی ہے اور پیسہ مختص کیا ہے اور خاص طور پہ میں نے ایشورنس پہلے بھی دی ہے On the floor of the House بھی کہ میں جن علاقوں میں خاص طور پر جو آپ کا مفتی صاحب کا جو علاقہ ہے بونیر کا، اس میں ہم ضرور ایسی ٹھوس سکیمز کریں گے اور جو پہلے سے موجود سکیمز ہیں، ان کو بھی اور آگے فروغ دیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Anisa Bibi, Muhammad Ali Sahib! You are ready for the answer now?

آپ کوئسچن پڑھیں، نمبر بھی پڑھیں، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: زما یو پوائنٹ پاتې دے۔

جناب محمد علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! ما وزیر صنعت او حرفت نه تپوس کړے وو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب، مولانا مفتی غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: میں شکریہ ادا کرتا ہوں میڈم انیسہ زیب کا لیکن میرے خیال میں یہ بہت Important چیز ہے کہ جہاں پر جو جو علاقے Suffer ہو رہے ہیں مائننگ سے اور ان سے رائیلٹی مل رہی ہے حکومت کے خزانے کو، اس حوالے سے اگر قانون سازی ہو جائے تو میرے خیال میں بہت ہی بہتر رہے گا۔ یہ ہمارے فیوچر کے لیے اور ان علاقوں کو وہاں پر جو لوگ کام کرتے ہیں، وہ جو پبلک ہے، ان کو Encourage کرنے کیلئے، اگر اس پر کوئی ایشورنس آپ دے دیں، مہربانی فرما کر، تو بڑی مہربانی ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی!

وزیر معدنیات: میڈم سپیکر! یہ میں اس وقت تو یہ ایشورنس نہیں دے سکتی کہ میں Exactly جو یہ کہہ رہے ہیں وہ اس کو من و عن کروں لیکن میں یہ ایشورنس دیتی ہوں کہ مفتی صاحب اس کو آگے ڈسکس کریں، آگے ہم لوگ بیٹھیں گے اور جو بھی اس صوبے کے لیے اور معدنیات کا جو سیکٹر ہے، اس کیلئے بہتری ہے اس میں، میں بالکل پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ سب سے پہلے میرا جو Objective ہے اور مقصد ہے، ان کی طرح کہ ہم نے اس سیکٹر کو وائرل بنانا ہے اور اس سیکٹر سے منسلک تمام جتنے بھی افراد ہیں، افرادی قوت ہے، علاقے ہیں یا جو اس حوالے سے جو فیلڈ ہیں، ان کو ہم بہتری کے لیے جو بھی کیا ہے، اس میں قانون سازی کی ضرورت پڑی تو انشاءاللہ وہ بھی کریں گے اور اگر قانون سازی میں جو بھی ہے تو یہ جو ان کے مائنڈ میں ہے وہ Specific لے آئیں میرے پاس اور انشاءاللہ میں اپنے دفتر سے آدمی بلا کے اپنے محکمے کو اور ہم اس میں انشاءاللہ جو بھی پیش رفت ہو گی، ضرور کریں گے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, yes Muhammad Ali Sahib.

* 3681 _ جناب محمد علی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-92 بارہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے جس کا کل رقبہ تقریباً 150 کلومیٹر ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں یعنی اتنے بڑے حلقے میں کوئی ٹیکنکل کالج، ووکیشنل سینٹر یا پولی ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تین سب ڈویژن پر مشتمل اس حلقے میں ابھی تک مذکورہ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ کیوں قائم نہیں کیا گیا، نیز محکمہ کب تک کالج، سینٹر یا انسٹیٹیوٹ کی منظوری کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے ٹیکنکل ایجوکیشن): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) صدارتی احکامات/ نیشنل ووکیشنل ٹریننگ پالیسی کے مطابق صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ میں ایک پولی ٹیکنک اور تحصیل کی سطح پر ایک ووکیشنل سینٹر کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے، اس پالیسی کے تحت صوبے کے بیشتر اضلاع پولی ٹیکنک اور تحصیلوں میں ووکیشنل سینٹرز قائم کئے گئے ہیں، چونکہ مذکورہ حلقہ پی کے 92 کا تعلق ڈسٹرکٹ اپر دیر سے ہے، اس لئے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ وہاں پر پہلے سے واڑی کے مقام پر پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ دیر اپر کے مقام پر ایک ووکیشنل سینٹر قائم کیا گیا تھا جو کہ کرائے کے مکان میں چل رہا تھا، مذکورہ سینٹر میں طلباء کی کم انرولمنٹ کی وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق مورخہ 07 اپریل 2014 کو بند کیا گیا۔ یہ وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ پورے صوبے میں طلباء کی کم انرولمنٹ کی وجہ سے دس ووکیشنل سینٹر بند کئے جا چکے ہیں، جس میں دیر اپر کا ووکیشنل سینٹر بھی شامل ہے۔ PK-92 میں اسی فنی ادارے کے قیام کے بارے میں 'ٹیوٹا بورڈ' کو آگاہ کیا جائے گا اور ان کے فیصلے کے مطابق مزید عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب محمد علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ ما کوئسچن کڑے وو "آیا یہ درست ہے کہ PK-92 بارہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے" جواب ئے راکڑے دے "جی ہاں، یہ درست ہے" سیکنڈ کښې "آیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں یعنی اتنے بڑے حلقے میں کوئی ٹیکنکل کالج، ووکیشنل سنٹر یا پولیٹیکنیک انسٹیٹیوٹ نہیں ہے" پہ "ج" کښې جواب ئے راکڑے دے "صدارتی احکامات نیشنل ووکیشنل ٹریننگ پالیسی کے مطابق صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ میں ایک پولی ٹیکنک اور تحصیل کی سطح پر

ایک ووکیشنل سینٹر کا قیام عمل میں لایا جارہاہے" زما په حلقه کښې باره یونین کونسلې دی، ایک سو اسی کلومیټر رقبه ده او دا ایک سو اسی کلومیټر رقبه باره کونسلې، دا یو تحصیل کلکوټ دے، شپږ یونین کونسلې په تحصیل دیر کښې دی، یو یونین کونسل دا په سب ډویژن واړئی کښې دے، دوئ دا وائی چې په واړئ کښې مخکښې هم یو پولی ټیکنیکل انسټیټیوټ هلته کار کوی او په صوبه کښې د طلبا د کمی د وجې تقریباً دس سنټرې بند کړی دی۔ زما په حلقه کښې یو تحصیل خو Already شته نو منسټر صاحب ته زما دا ګزارش او درخواست دے چې په دیکښې تاسو، په ضلع کښې ټیکنیکل کالج یا پولیټیکنک انسټیټیوټ جوړوئ خو په تحصیل کښې یو ووکیشنل سنټر جوړوئ۔ زما ریکوئسټ دے زمونږ خه قابل رور دے چې یرا که دئے ماته د یو ووکیشنل سنټر اعلان اوکړی او زما په حلقه کښې جوړ شی نو زه به مشکور یمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ارشد عمرزئی صاحب!

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے ٹیکنکل ایجوکیشن): جی میډم سپیکر! جواب خو دوئ ته ورکړے شوے دے۔ چونکه دغلته په دغه ډسټرکټ کښې Already یو ووکیشنل سنټر وو خو هغه د کم طلباء Enrollment په وجه باندې چې دے د وزیر اعلیٰ صاحب په هدایاتو تقریباً ټوله صوبه کښې مونږه دس ووکیشنل سنټرې بندې کړې خو Already دغلته یو پولیټیکنیکل انسټیټیوټ هغه په دې ډسټرکټ کښې Already continue دے او بیا هم که دغه ځائے کښې ضرورت وی چونکه Already مونږه یو چې دے د کم Enrollment په وجه باندې بند کړے هم دے، که ضرورت وی، بالکل به مونږه بورډ ته کښیدو او دغه به کړو ورته بالکل۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی صاحب!

معاون خصوصی برائے ٹیکنکل ایجوکیشن: خو دې د لکه یو دا دغه دے چې Enrollment ډیر لازمی دے، چې کوم ځائے کښې Enrollment کم وی نو هلته مونږه سنټر نه کهلاؤو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب!

جناب محمد علی: میډم سپیکر! منسټر صاحب په مونږ ډیر ګران دے او حقیقت کښې زما او د ده یو حیثیت دے، دے هم سیاسی یتیم پاتې شوے دے او زه هم سیاسی یتیم، د ده ورور هم ایم پی اے وو، الله د خاوره سره اوبخښی او زما ورور هم ایم پی اے وو، الله دے خاوره سره اوبخښی، نو مونږه دواړه سیاسی یتیمنان یو نو زما او د ده نه خو خلق ډیر توقع ساتی او زما امید دے ان شاءالله څنګه چې ده ته یو سیاسی پریشانی ده، هغه شان ما ته هم ده، دوئ دا وائی چې په دیر کښې یو انسټیټیوټ هغه Close شوے دے، ما کوئسچن خپل ورور نه کړے دے چې زما حلقه کښې ماله راکړئی، اوس که ده وائی چې هلته Enrollment نشته تعداد نشته، نو شکر دے زمونږه کوهستان هغه خلق خو دوه دوه، درې درې ودونه کوی، هر سړی په کور کښې لس لس بچی دی، Enrollment خو مسئله نشته خو ما سره دې وعده او کړی چې زما حلقه کښې ماله ووکیشنل سنټر راکړی جی۔

معاون خصوصی برائے ٹیکنکل ایجوکیشن: ماخو جی دا اووئیل چې هم دغه ډسټرکټ کښې او خاصکر دغه تحصیل کښې یو ووکیشنل سنټر چې دے هغه د کم Enrollment په وجه باندې بند شوے دے او که ته Enrollment مونږ سره وعده کوې نو مونږه هم درسره وعده کوؤ ان شاءالله چې مونږ به بورډ ته ستاسو Application مخې ته کړو، ان شاءالله تاسو به د دې دغه کوئ چې د Enrollment دغه ذمه واری به ستاسو په سر وی چې هغې کښې کم تعداد چې دے Already مونږه بند کړی دی او مونږ ته دا هدایات دی چې کوم ځائے کم تعداد دے د طلبا په کومو سنټرو کښې، په ووکیشنل کښې، نو هغه بند کړئ، چونکه زیات تر دا Rented کښې چې دے چالو دی، بیا هم زه دا وایمه ان شاءالله ستاسو درخواست مونږ ته چې دے بالکل راکړئ Application به دوئ راکړی مونږ له او مونږ به بورډ دے زمونږه BoD دغه دے، هغه یو بورډ دے، هغه میټنګ ته به زه ستاسو Application کیږدمه او دا ټول هر څه به ورته کیږدم او ان شاءالله زما درسره دا وعده ده چې مکمل کوآپریشن به تاسو سره زمونږه وی۔

محترمه ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

جناب محمد علی: میډم سپیکر! شکریه ادا کوم د منسټر صاحب خو د ده په علم کښې راوستل غواړم، دا دی ډیپارټمنټ نمائندګان به هم ناست وی، دا په ډیر تحصیل کښې دا انسټیټیوټ وو چې ختم شوے وو، هغه د عنایت الله صاحب حلقه ده، هغه دا تحصیل نه دے، یو تحصیل کلکوټ دے، یو واړئ ده، یو براول دے، یو دیر دے۔ دا کوم چې بند شوے دے، هغه دیر تحصیل دے، هغه زما تحصیل نه دے خو بیا هم زه شکریه ادا کومه دوئ کمټمنټ اوکړو، امید دے ان شاءالله چې او به شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او محمد علی صاحب هغه تاسو ته اووئیل چې هغه تاسو ته به درکوی، Provided چې بچی وی خو نور ودونه خلقو ته مه کوه۔ تهینک یو۔ Okay, next is janab Azam Khan Durrani Sahib, Azam Khan Durrani Sahib، نہیں ہیں، Azam Khan durrani is not present so the Question is lapsed. Next Question again Azam Khan Durrani Sahib, not present.Next Question Azam Khan Durrani Sahib, not present, lapsed. Next, Azam Khan Durrani Sahib, lapsed-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Yes, Ishtiaq, Ishtiaq Urmar, Ji.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): دا کوئسچن خو یو ځل مخکښې هم ټیبل شوے وو، په دې باندې زمونږه ډیپارټمنټ څو ځله مخکښې، دا دې باندې ډیره زیاته خرچه زمونږه اوشوه څو څو ځله دا تپوسونه دوئ اوکړل خو ټیبل شی او دوئ نه وی نو زه دا ریکویسټ کومه چې دا دې ځل له ختم کړے شی بس۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه سیکرټری صاحب ته دغه کوم، ریکویسټ کوم چې Please have a look at it. Really او که دا څلور ځله ټیبل شوے او څلور ځله نه وی راغلے نو Okay, thank you, Then we will have, we will check it There is one Questions related to Local Government, C & W and Irrigation Department are on the agenda of the Assembly on Friday 23rd of this month please, yes the directive issued, the department concerned is supposed to submit the reply, please، یہ آپ کو ڈائریکٹو مل گیا ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3784 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سر سبز پختونخوا بنانے کا ارادہ کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صوبے کے مختلف مقامات پر درخت لگا رہا ہے؛

(ت) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ کن کن اضلاع میں کن کن مقامات پر درخت لگانا چاہتا ہے، اس منصوبے کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؛

(ii) اب تک کتنے درخت، کونسی اقسام اور قیمت میں خریدے گئے، ہر ضلع کیلئے خریدے گئے درختوں کی تعداد، اقسام اور قیمت کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ت) (i) محکمہ جنگلات بلین ٹری ایفارسٹیشن پراجیکٹ کے تحت صوبے کے تمام اضلاع میں درخت لگوا رہا ہے، اس منصوبے کے تحت سرکاری نرسریوں کے علاوہ عوامی نرسریوں کے ذریعے مطلوبہ پودے تیار کئے جا رہے ہیں، پودے محکمانہ اہلکاروں کے علاوہ عوامی اشتراک سے مالکان اراضی اور فارم فارسٹری کے تحت بھی لگوائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جنگلات کی حفاظت و چرائی کی بندش سے نو پود کی حفاظت بھی کی جا رہی ہے، ان تمام مراحل میں عوامی اشتراک ممکن بنانے کیلئے دیہی تنظیموں کے علاوہ صوبے کے عوام اور صوبائی محکمہ جات، یونین کونسل ناظمین، کونسلر اور محکمہ تعلیم کے اشتراک کو یقینی بنایا ہے۔

(ii) اب تک کل 147 ملین درخت/پودے لگائے اور تقسیم کئے جا چکے ہیں، اس بابت میں متعلقہ ریکارڈ خاصہ ضخیم ہے، لہذا اس کی کاپیاں فرداً منسلک کرنا مشکل امر ہے، تاہم معزز رکن اسمبلی اگر ذاتی طور پر ریکارڈ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو تمام ریکارڈ ان کو دکھایا جا سکتا ہے، درختوں کی مندرجہ ذیل اقسام کے پودے اگائے اور تقسیم کئے گئے ہیں۔

پودوں کے نام: دیودار، چیڑھ، بکائن، سیرس، کیکر، شیشم، پھلائی، ایلنتھس، اکیشیا فرنسیانہ، توت، لاچی، پاپلر، بیر، کچنار، غز، سوابیر، ویلو، اور دوسرے مقامی پودوں کی اقسام سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس منصوبے کے پہلے سال 15-2014 میں موسم بہار کی شجرکاری کے لئے پودہ جات متعلقہ ڈویژنل فارسٹ آفیسروں نے اپنی نرسریوں سے مہیا کئے ہیں اور بقیہ پودے پرائیویٹ نرسریوں سے خریدے ہیں جبکہ رواں سال 16-2015 میں پراجیکٹ کے زیر انتظام سرکاری اور پرائیویٹ نرسریوں میں ہی پودے اگائے گئے ہیں، پرائیویٹ نرسریوں سے شجرکاری کیلئے تیار پودے پی سی ون کے مقررہ نرخ مبلغ ‎6/-‎ روپے برائے ٹیوب اور ‎9/-‎ روپے برائے Bare Rooted پر اگائے جاتے ہیں۔

3721 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر چھوٹے بڑے کارخانے بند پڑے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ صنعتوں کی بندش کی وجہ سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہوئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد بمعہ وجہ بتائی جائے، نیز ہر کارخانہ میں کام کرنے والوں کی تعداد فراہم کی جائے؛

(ii)۔ مذکورہ بند کارخانوں سے صوبائی حکومت کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہا ہے، ہر کارخانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i)۔ 2011ء کے سروے کے مطابق بند کارخانوں کی تعداد 478 تھی جبکہ 15-2014ء کے سروے کے مطابق یہ تعداد 327 ہو گئی ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(I)۔ سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی صنعتی بستیوں میں بند کارخانوں کی تعداد 204 ہے۔

(II)۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں کل بند کارخانوں کی تعداد 83 ہے۔

(III)۔ انڈسٹریل اسٹیٹ سے باہر بند کارخانوں کی تعداد 40 ہے۔

ہر ایک کارخانے کی بندش کی اپنی اپنی وجوہات ہیں، حال ہی میں چیف ایگزیکٹیو خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو بند کارخانوں کی بحالی کیلئے اپنی سفارشات جلد از جلد حکومت کو پیش کرے گی۔ مزید برآں کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد محکمہ ہذا کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں۔

چونکہ رولز آف بزنس کی رو سے بند کارخانوں کا نقصان محکمہ کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں ہے، اس لئے یہ معلومات محکمہ صنعت و حرفت کے پاس نہیں ہیں۔

3515 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو مختلف ریسٹ ہاوسسز سے کرایہ کی مد میں اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے اب تک حکومتی خزانہ کو کل کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے، ہر ایک ریسٹ ہاوس کی سالانہ آمدنی کی تفصیل اور تمام ریسٹ ہاؤسز کے علیحدہ علیحدہ جمع کئے گئے چالان کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے، دراصل یہ سرکاری عمارات محکمہ جنگلات کے افسران کیلئے Inspection huts بنائے گئے تھے تاکہ دوران انسپکشن جنگلات میں رات کو مقیم ہو سکیں، ان کو ریسٹ ہاؤس کا نام غلطی سے دیا گیا ہے، ان Inspection huts کی بکنگ فارسٹ آفیسر /سٹاف سے خالی کرنے پر کی جاتی ہے، جس سے کوئی خاطر خواہ آمدنی نہیں ہوتی۔

(ب) دیر، کوہستان کے کمراٹ اور بڈھ گوئی ریسٹ ہاؤسز سے کرایہ کی مد میں مبلغ ./22600 روپیہ، Other Rest Houses سے مبلغ ./2000 روپیہ جبکہ نتھیا گلی، شوگران، کاغان اور ناران سے مبلغ ./1,151,220 روپے وصول ہوئے ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

3576 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ریسٹ ہاؤسز صوبے کے مختلف صحت افزاء مقامات پر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ریسٹ ہاؤسز کے نام، فون نمبر اور کرایہ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، تاہم ان میں سے درج ذیل ریسٹ ہاؤسسز صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت محکمہ سیاحت خیبر پختونخوا کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

1۔ فارسٹ ریسٹ ہاؤس، ٹھنڈیانی۔ 2۔ فارسٹ کاٹج، نتھیا گلی۔

3۔ فارسٹ ریسٹ ہاؤس، نتھیا گلی۔ 4۔ فارسٹ ریسٹ ہاؤس، باڑیاں۔

5۔ ڈگری انسپکشن ہٹ، نتھیا گلی۔ 6۔ بیرن گلی، فارسٹ ریسٹ ہاؤس۔

در حقیقت یہ محکمہ جنگلات کے انسپکشن بنگلے/انسپکشن ہٹس ہیں جو کہ محکمہ ہذا کے افسروں وسٹاف کے جنگلاتی علاقوں کے دوروں وغیرہ میں قیام کیلئے قائم کئے گئے تھے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

3578 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو حکومت کی طرف سے احکامات ملے ہیں کہ ایم پی ایز صاحبان سے ریسٹ ہاؤسز الاٹمنٹ پر کرایہ وصول کیا جائے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پریولیج ایکٹ کے سیکشن (a)9 کے مطابق ہر ایک ممبر اسمبلی کو تین دن کیلئے سرکاری ریسٹ ہاؤس، بنگلا، سرکٹ ہاؤس یا کوئی دوسری جگہ جو کہ سرکاری ہو یا لوکل کونسل کے زیر انتظام ہو کرائے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ ممبران اسمبلی سے ایکٹ کے خلاف ریسٹ ہاؤسسز کا کرایہ کس قانون کے تحت وصول کر رہا ہے، آیا محکمہ خزانہ یا کسی دوسرے محکمہ سے اس ضمن میں ہدایات موصول ہوئی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی نہیں۔

(ب) اس بات میں محکمہ انتظامیہ Administration Department بحیثیت مجاز محکمہ ضروری وضاحت کر سکتا ہے، بادی النظر میں مذکورہ قانون کی شق کے مطابق تو اراکین اسمبلی کو متعلقہ سہولت صرف ان کے اپنے ذاتی قیام کیلئے مہیا ہو سکتی ہے۔

(ج) حقیقی صورت حال اوپر بیان کی گئی ہے اس ضمن میں اگر کوئی مخصوص احکامات صوبائی حکومت کے محکمہ خزانہ یا محکمہ انتظامیہ سے موصول ہوئے تو ان پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا۔

3516 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس موجودہ ریسٹ ہاؤسسز مختلف لوگوں، ممبران صوبائی اسمبلی اور منسٹرز صاحبان کو کرایہ پر دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے تاحال مذکورہ ریسٹ ہاؤسسز کن کن اشخاص کو کتنے کتنے کرایہ پر دیئے گئے ہیں، اشخاص کے نام، ریسٹ ہاؤسسز کے نام و کرایہ بمعہ تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جزوی طور پر یہ درست ہے، لیکن درحقیقت یہ ریسٹ ہاؤسز بنیادی طور پر محکمہ جنگلات کے افسران و دیگر عملے کی ان کے علاقائی فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران قیام کیلئے بنائے گئے تھے اور ان کے دوروں کیلئے کیمپ آفس کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مزید برآں دیگر صوبائی و وفاقی محکمہ جات کے افسران و ججوں، اراکین اسمبلی اور وزراء صاحبان کو مذکورہ ریسٹ ہاؤسز دستیابی کی صورت میں پرمٹ پر قیام کیلئے دیئے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤسز/ہٹس، فارسٹ سے سال 2013 تاحال رہائش، کرایہ و تفصیل الاٹمنٹ، ایوان کو فراہم کی گئی۔

3513 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں محکمہ جنگلات نے مختلف لوگوں کو نرسریاں (پودے) دیئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس حوالے سے محکمہ جنگلات ان لوگوں کو ان نرسریوں کیلئے پیسے دیتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ نرسریوں کیلئے حکومت نے 15-2014 اور 16-2015 میں ان لوگوں کو کتنی کتنی رقم دی ہے، ہر ایک کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے، نیز ان سے اب تک حکومت کو کتنا فائدہ حاصل ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) نرسری مالکان کو ادائیگی تین اقساط کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

1۔ 25 پرسنٹ پیشگی ادائیگی برائے تیاری نرسری اور خریداری میٹریل۔

2۔ 25 پرسنٹ ادائیگی تین مہینے کے بعد یعنی موقع پر پودہ جات کی اگائی کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔

3۔ 50 پرسنٹ بقایا ادائیگی قابل استعمال پودہ جات کی فراہمی کی بنیاد پر کی جاتی ہے، 15-2014 میں ضلع بنوں سے تعلق رکھنے والے نرسری مالکان کو مکمل ادائیگی فنڈ کی دستیابی اور بروقت پودہ جات کی فراہمی کی بنیاد پر کی گئی ہے، تاہم جن مالکان کی ادائیگی بقایا ہے، ان کیلئے ایک مفصل کیس تیار کر کے سٹیرنگ کمیٹی کیلئے برائے خصوصی اجازت نامہ لیکر کی جائے گی، 16-2015 کیلئے ضلع بنوں سے تعلق رکھنے والے نرسری مالکان جن کو پہلی اور دوسری اقساط کی ادائیگی کی گئی ہے، کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جہاں تک حکومت کو فائدے کا تعلق ہے، بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن پراجیکٹ کے تحت پرائیویٹ نرسریوں کو ترسیل اور لگوانے کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ صوبہ بھر میں کلاسفیائیڈ جنگلات کو ترقی دینا۔

2۔ اس مہم میں بنجر اور زرعی زمین کے مالکان کو شامل کرنے کا موقع دینا۔

3۔ بے روزگار نوجوانوں کو ان کی دہلیز پر روزگار مہیا کرنا۔

4۔ فارم فارسٹری کو ترقی دینا اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس کار خیر میں شامل کرنا۔

5۔ پودہ جات کی ترسیل اور لگوائی برائے عام لوگوں کو آسان بنانا۔ (باقی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ,Some leave applications جناب شاہ حسین خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کیلئے، جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے آج کیلئے جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے آج کیلئے، جناب اعزاز الملک افکاری صاحب، ایم پی اے آج کیلئے سردار فرید احمد خان صاحب ایم پی اے آج کیلئے، سردار محمد ادریس صاحب ایم پی اے آج کیلئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے آج کیلئے، محترمہ رقیا حنا صاحبہ ایم پی اے، آج کیلئے، جناب محمد زاہد درانی

صاحب ایم پی اے آج کیلئے، میاں ضیاء الرحمن صاحب ایم پی اے آج کیلئے، جناب جاوید نسیم صاحب، ایم پی اے آج کیلئے، حاجی حبیب الرحمن صاحب ایم پی اے آج کیلئے، Leave may be granted, say yes please.

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Yes, okay, leave granted. Item No. 7-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Point of order after this. Item No. 7. 'Call Attention Notices': This is item No. 7, Muhammad Ali, MPA, to please move his call attention Notice No. 888 in the House, Muhammad Ali.

جناب محمد علی: میډم سپیکر! دا چونکه هائر ایجوکیشن سره تعلق ساتی، مشتاق غنی صاحب نشته نو ما وئیل تاسو دا پینډنګ کړې، نو سبا که مشتاق غنی صاحب وی نو سبا ته ئے کړئ جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, pending. Next Question is Syed Jaffar shah MPA, to please move his Call Attention. I think he is absent, lapsed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2016 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8, Minister for Law on behalf of honorable Chief Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2016.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I, on behalf of the honorable Chief Minister introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill 2016 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صنعتی بستیوں یا معاشی زونز کا سنبھالنا مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 9 & 10, Minister for law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move for

consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016; honorable Minister for Law, please.

Minister for law: Madam Speaker, I, on behalf of the honorable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016 may be taken in to consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016 may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand parts of the Bill. Amendment in schedule of the Bill, Minister for Law on behalf of the Chief Minister, to please move amendment in the schedule of the Bill; honorable Law Minister please.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honorable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016 may be passed.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب پلیز، یہ جو شیڈول میں امنڈمنٹ ہے اس کو موو کریں، اس میں ایک دو امنڈمنٹس ہیں۔

Minister for Law: Amendments in the said Bill, Madam Speaker, in the said Bill in the schedule, against serial No. 10, the full stop appearing at the end of the words "Nowshera Industrial Estate" shall be deleted and thereafter, the following shall be added namely:

"11. Industrial Estate Mansehra.

12. Industrial Estate/ Marble City at Chitral."

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of ir may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Long Title, Preamble and Schedule also stand parts of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صنعتی بستیوں یا معاشی زونز کا سنبھالنا مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016 may be passed; Law Minister, please.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honorable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones, Bill 2016 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Taking Over of the Industrial Estates or Economic Zones Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایڈہاک ایمپلائز آف ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No 11 & 12, Mr. Mehmood Jan MPA and Mr. Qurban Ali Khan, MPA, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 one by one please.

Mr. Mehmood Jan: Madam Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information

Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: Mr. Qurban Ali Khan, please.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, the motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 stand parts of the Bill. Long Title and Preamble also stands part of the Bill.

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایڈہاک ایمپلائز آف ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Mr. Mehmood Jan, MPA and Mr. Qurban Ali Khan, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 may be passed. Mehmood Jan, please.

Mr. Mehmood Jan: Madam Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc Employees of Directorate of Information Technology (Regularization of Services) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Madam Deputy Speaker: Item No. 13, Maulana Mufti Fazal Ghafoor MPA, Chairman Standing Committee No. 22 on Revenue, to please move for grant of extension in period to present report of the Committee in the House.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Thank you Madam Speaker, I wish to move that under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Bussiness Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 22 on Revenue Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable to present the report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 14, Maulana Mufti Fazal Ghafoor, MPA, Chairman Standing Committee No. 22 on Revenue, to please present the report of the Committee in the House; Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Thank you Madam Speaker, I wish to present the report of the Standing Committee No. 22 on Revenue Department in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 15, Maulana Mufti Fazal Ghafoor, MPA, Chairman Standing Committee No.22 on revenue, to please move for adoption of report of the Committee in the House; Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Thank you Madam Speaker, I wish to move that the report of Committee No. 22 on Revenue Department may be adopted.
Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'
Members: Yes.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! تاسو ته ښوک 'Yes' نه کوی، ته خپله 'Yes' اوکړه۔
Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. The session is adjourned till 03.00 pm-----

مولانا مفتی فضل غفور: میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، سوری، آپ کو پتہ ہے-----

مولانا مفتی فضل غفور: میډم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، مفتی غفور!

رسمی کارروائی

مولانا مفتی فضل غفور: تهینک یو میډم سپیکر۔ زه، میډم سپیکر! ستا سو په توسط سره ړومبے خو دې خالی کرسو ته مخاطب کیږمه۔ خدائے پاک دا سې ښوک پیدا کړل چې زمونږ دا خبره واوری۔ مخې ته خو کرسئی ټولے خالی پراتے دی۔ چې لا بیز کښې دا منسټرز حضرات ناست دی که تاسو ئے لږ راوغواړئ میډم۔ لا بیز۔
Madam Deputy Speaker: Please people sitting in the lobbies are requested to come to their seats, Members. Mufti Ghafoor Sahib, ok, it will be recorded. خیر دے ته اووایه۔

مولانا مفتی فضل غفور: میډم سپیکر! زه د خپلې حلقې یو ډیرې اهمې مسئلې طرف ته د حکومت توجه راا ړول غواړم۔
Madam Deputy Speaker: Mahmood Khan, you listen to this please. Shakeel, okay, carry on.

مولانا مفتی فضل غفور: میډم! زمونږ په تیر کال نه هغه بل کال اے ډی پی کښې یو روډ د پاره اے ډی پی سکیم منظور شوے وو په هغې کښې څه ورک په هغې باندې شروع شوے وو. د ډګر ګوکن روډ په نوم باندے هغه اے ډی پی سکیم موجود وو او په هغې باندې هغه زوړ چې کوم روډ وو هغه Dismantle کړلے شو، ختم کړلے شو. نوے روډ د پاره روړه ورواچولے شوله خو ډیر په افسوس سره زه دا خبره کوم چې سخکلنے اے ډی پی کښې د هغې د پاره هغه Allocation دومره کم کیښودلے شو چې هغه وجے نه هغه روډ باندے کنسټرکشن ورک، هغه بند کړلے شو. میډم! د هغې د وجے نه زمونږ علاقے ته انتهائی ډیر لوئے تکلیف ملاؤ شو. هغه پندره کلومیټر پورے سړک چې د هغه زوړ حالت نه ئے خراب کړو په بلډوزرو باندې په ایکسیویټرو باندې راویکنستلو. هغه د ټرانسپورټیشن په دوران کښې د هغې نه چې کوم ګرد وغبار پورته کیږی په هغې سره خلق بیماران شول. مریضان په هغې نشی تللے. خلق ټول د دمے بیماران شول، د ټوخی بیماران شو، د وجودونه ئے خراب شو. زه به د حکومت چې کوم دے نو دا مطالبه کومه چې په دغے باندې نظرثانی اوکړی او دغه چې کوم Allocation شوے دے چې دالږ سوا کړی او په هغې باندې دا خپل کنسټرکشن شروع کړی، او که دغه نه وی نو هغه خلق خو هسے هم مړه کیږی د دغے تکیف دلاسه، بیا دے چیرته په یو ځائے باندې یو بم پرے ورتاؤ کړی چې د حکومت هم خوا یخه شی. میډم سپیکر! دوه یونین کونسلې دی هغه دواړو یونین کونسلو نه ووټونه پی ټی آئی او جماعت اسلامی ګټلے دی او هغوی د انتقام نشانه صرف د دے وجے نه جوړیږی چې زه د هغوی ممبر ئیمه نو دا خو انصاف نه شو. دے ته به انصاف وئی حکومت۔۔۔

محترمه ډپټی سپیکر: عاطف صاحب.

مولانا مفتی فضل غفور: زه په دې باندې پرزور مذمت کومه او زه د حکومت نه مطالبه کوم چې ددې د پاره فنډ Allocate کړی. میډم سپیکر! دویم پوائنټ راپورته کوم، میډم سپیکر! زمونږ د بونیر په محکمه تعلیم کښې د سیاست یو دومره لوئے مداخلت شروع دے چې هلته سیاسی تنظیمونه باقاعده په هغې، جی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه، مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه به وایمه، ستاسو دا کوئسچن ډیر زیات Important دے، دا First one ډیر Important دے، هیلته سره Related، زه دا وایمه۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا دواړه په یو ځائے باندې Respond کړئ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه وایمه، نه نه، زه وایمه مفتی صاحب، Let me finish، زه وایمه چې که دا تاسو په دغه باندې راوستو، په کال اټینشن نو لږ هغه ډیپارټمنټ به تیار شي.Because that is very important Question, the first one

مولانا مفتی فضل غفور: ټهیک ده جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او سیکنډ به عاطف صاحب جواب درکړی۔

جناب امجد آفریدی: کورم جی، کورم جی، کورم پورا نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay Quoram, Please count the number, quoram.

جناب امجد آفریدی: هغه میډم، ټول په لابیز کښې ناست دی میډم، ټول ممبران په لابی کښې ناست دی، هغه په لابیز کښې ناست دی۔

مولانا مفتی فضل غفور: میډم! زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې د حکومت د طرف نه، کم از کم د یو علاقې مسئله ما رپورته کړله او د حکومت د طرف نه او بیا د پی ټی آئی د طرف نه د هغې علاقې د عوامو سره دا ضد کیږی او دا تعصب کیږی، نو زه به۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: حکومت ولے نشاندهی نه کوی، دا رولز دی خپل، کم از کم هغه لابی والا خو را اوغواړه میډم، دئ خو دے کښینی کنه لابی کښې۔ میډم رولنگ ورکړه، په لابی کښې ټول ناست دی۔

Madam Deputy Speaker: If there is anybody in the lobby, you are hearing my voice, please come to your seats please, only the MPA, not the other people, MPAs. And anyway like,

دو منٹس کیلئے Rings بجادیں، زه وینم، هر څه وینم، You please keep، Rings بجادیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Count the number please, سیکرٹری صاحب! نمبر کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Quoram is not complete. The sitting is adjourned till 03:00 pm, Friday, 23rd of September. Thank you.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 23 ستمبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)